اداسی کا سفر

تمہیں معلوم ہے، ہم نے
یہ اتنی عُمر کن رستوں پہ کاٹی ہے؟

تمہیں کچھ علم ہے یہ دل
تمہارے گھر سے جو تنہائی کا
طوفان لے کر
اُٹھ گیا تھا تو کہاں، کن راستوں پر
چل پڑا تھا اور کن جذبات
کن سوچوں سے گزرا تھا؟

تمہیں تو یاد نہ ہوگا
کہ اب اک عُمر بھی تو ہو گئی ہے
یاد رکھنے کے لیے آخر
تمہارے پاس تھا ہی کیا؟

https://emad-ahmad.com/

مگر یہ دل
کہ جو اس دن تمہارے گھر
تمہارے در سے اُٹھا تھا
تو کن رستوں پہ باقی عُمر کاٹی تھی؟

دہائیاں بیتنے کو ہیں
سفر سے واپسی تو خیر کیا ہوتی
یہاں تو اور رستے کھل گئے ہیں وادیِ غم کے
وہ رستے جن پہ جا کر واپسی ممکن نہیں رہتی
اور اب تو زندگی کے سال دے دے کر
اداسی کے سفر کے سارے سنگِ میل ازبر ہیں
ہر اک رستے کا محرم ہوں
ہر اک منزل سے واقف ہوں

https://emad-ahmad.com/

اکیلے ٹوٹنے کی منزلیں جن پر شکستہ دل،
کسی کرچی کی صورت ریزہ ریزہ ہو بکھرتے ہیں

اندھیرے غم کی وہ منزل جہاں پر رات کے پردے سے دن وارد نہیں ہوتا

روایاتِ دلِ وارفتگانِ عشق کی منزل
جہاں پر بے صفا اور باصفا رستے جُدا کرتے ہوئے
مہمیز دیتے ہیں

شکستہ سوچ کی منزل،
جہاں امیدِ نو کی کونپلیں ناپید ہوتی ہیں

فریبِ آرزو اور آخری امید کی منزل
جہاں اک موڑ ہے جس سے گزر جائیں تو آگے درد کا ساحل
غمِ ہستی کے سب اسرار لے کے اس سمندر سے گلے ملتا ہے جو
اندھا بھی ہے اور بے کراں بھی ہے

https://emad-ahmad.com/

سمندر جو ہمارے غم

ترے، میرے، زمانے بھر کے غم آغوش میں لے کر
ہمیں بے سمت رستوں سے بچا کر
یوں ڈبوتا ہے کہ ہم غم سے
کسی کی آنکھ سے نکلے ہوئے نم سے
کسی کے پیار سے بولے ہوئے اک لفظ کے دَم سے
بالآخر ٹوٹ جاتے ہیں
ہمارے غم کی کڑواہٹ سمندر ہی میں گھُلتی ہے
سمندر کے نمک میں مل کے مٹتی ہے

سنو!

میں آج بس اتنا ہی کہنے کو تمہارے پاس آیا ہوں
تمہیں بھی کوئی غم
میرے سوا، کچھ اور۔۔کوئی غم
اداسی کے سفر پر لے کے جائے تو بتا دینا!
اداسی کے سفر کے سارے رستے مجھ کو ازبر ہیں۔۔۔

https://ehmad-ahmad.com/